OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

انار، انگور اور بیر کی نبوی تعبیرات: ایک تحقیقی جائزہ

Prophetic Interpretations of Pomegranates, Grapes and Berries: A Research Review

Abroo Kalsoom
M.Phil. Scholars Department of Islamic Studies, Govt Sadique College Women University, Bahawalpur
Dr. Sobia Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Culture, Govt. Sadique College Women University, Bahawalpur

Abstract

Fruits are the great gift of nature and the greatest of the blessings that the Creator of the Earth and Heavens has created for His servants, which have been used since human creation, which are still an important part of human diet. Some of them are heavenly fruits. They are mentioned in the Holy Qur'an, due to which they have a distinct advantage over other earthly fruits, but at the same time, due to their mention in the hadith, their superiority has increased. And the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has explained his economic, social, nutritional, medical and religious interpretations through his words, actions and speech due to the fact that all fruits are different from each other in terms of their importance and usefulness, color, fragrance and taste. Innumerable features and benefits are hidden in it. In view of this importance, the prophetic interpretations of these fruits cannot be ignored.

Keywords: Interpretations, Prophetic, Pomegranates, Grapes, Berries

CC BY

تمہید

پھل انسان کی بقاء کے لئے اس کی غذا ہیں اور اس کی صحت و تندرستی کے لیے علاج و معالجہ کا ذریعہ بھی ہیں۔ بہت سی آیات میں بتایا گیا ہے کہ تمام اثمار خالق کائنات کے پیدا کیے ہوئے ہیں لیکن جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے ان کو دیگر زمینی اثمار پر ایک امتیاز اور برتری حاصل ہے اور ان پھلوں کا نام ابد الاباد تک کلام الہی میں محفوظ ہو گیا ہے کلام الہی میں ان کا ذکر آنے سے ان کو خصوصیات حاصل ہو گئی اور جن واقعات کے ساتھ ان کا تذکرہ ہے ان واقعات کی وضاحت میں ان پھلوں کی خصوصیات کو سمجھنا ایک علمی و دینی ضرورت ہے یہ پھل کیا ہیں؟ ان کی طبی، معاشی، معاشرتی اور غذائی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ سب مفسرین اور محدثین نے اپنی اپنی معلومات کے ذریعے بیان کی ہیں ان اثمار کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب ان کا تذکرہ حدیث میں بھی آتا ہے اس لیے ان اثمار کی نبوی تعبیرات پیش کی گئی ہے تاکہ ان سے افادیت حاصل کر سکیں کیونکہ ان اثمار کا ذکر حدیث میں مختلف طریقوں سے کیا گیا ہے۔ مثلاً بطور دوا، غذا، اور تجارت کے۔ اور ان سب چیزوں کا تعلق ہماری زندگی سے بڑا گہرا اور قریبی ہے۔ پھل انسانی خوراک کی سب سے قدیم اور جانی پہچانی شکل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حوا علیہما االسلام کو پیدا کر کے بہشت میں ٹھہرے کا حکم دیا تو ان کی خوراک بہشت کے ثمرات تھے اور وہ انہیں کھا کر بہشت کے عیش کے مزے لیتے تھے۔ آخرت میں بھی مومنوں کو بہشتی فواکہات دینے کا وعدہ کیا گیا ہے، یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام جب اپنی لغزش کے باعث بہشت سے نکالے گئے اور زمین کی طرف اترے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیس قسم کے پھل انہیں توشہ (ٹفن) کے طور پر دیے تھے، جن میں سے دس چھلکے والے، دس گٹھلی والے اور دس ایسے جن کا نہ چھلکا نہ گٹھلی۔ قرآن میں مذکور ہر پھل اپنی افادیت، رنگ، خوشبودار اور ذائقے کے اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن ذیل میں انگور، انار اور بیر مع نبوی تعبیرات درج ذیل ہیں:

انگور:(Grape)

انگور دنیا کا واحد پھل ہے جو شوق سے کھایا جاتا ہے۔ اس کی خوبیوں کی وجہ سے اس کو "سینئر وزیر کا عہدہ" دیا جاتا ہے۔[1] جبکہ ابوالقیم نے اس کو بادشاہ پھلوں یعنی انگور، انجیر اور کھجور وغیرہ میں شامل کیا ہے۔[2] یہ پھل اٹلی، فرانس، روس، اسپین، جاپان، امریکہ، مراکش، ترکی، ایران، افغانستان، پاکستان اور عرب ممالک میں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود محققین اور حکماء میں اختلاف ہے۔ بقول ارسطو یہ پھل ایران اور عرب ممالک کا ہے۔ جبکہ بعض حکماء نے اس کا آرمینکا اور آذربائی کے پہاڑی علاقے کو اس کا اصل وطن قرار دیا ہے۔[3]

قرآن میں انگور کا تذکرہ

کھجور کے بعد قرآن حکیم میں جس پھل کا سب سے زیادہ تذکرہ کیا گیا ہے وہ انگور ہے۔ اس کا "گیارہ(11)" مقامات پر تذکرہ ہوا ہے۔ اس کے لیے قرآن کریم میں "عنب"[4] اور "اعناب"[5] جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ پھلوں میں یہ واحد درخت ہے جس کے باغوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں سورۃ مع آیت درج ذیل ہیں:

البقرہ	266	الانعام	99	عبس	28

الرعد	4	النحل	11،67	الاسراء	91
الکہف	18	المؤمنون	19		
یٰس	34	النباء	32		

قرآن حکیم میں اس کا ذکر "جنتی پھل" کے طور پر کیا گیا ہے اور اس کو ہر جگہ بہترین پھل اور پرہیز گاروں کے لیے انعام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا"[6]"بے شک پرہیز گار کے لیے کامیابی ہے، انگوروں کے باغات اور نوخیز اور ہم سن لڑکیاں ہیں۔" اس آیت سے واضح ہے کہ انگور اور دوسرے پھل قدرت کا تحفہ ہیں، یہ ان پھلوں میں سے ہیں جو راست بازوں کو بطور انعام دیا جائے گا، لیکن انسان نے اس نعمت میں بھی دنیا میں کج روی اختیار کرلی اور اس سے شراب بنانے لگے، جس کا کچھ اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا:"وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا"[7]"اور پھلوں میں سے کھجور اور انگور کو تم سکرات بنانے میں استعمال کرتے ہو اور روزی اچھی بھی۔" اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فراء نے کہا ہے: تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا میں جو "سکر" کا لفظ ہے، اس سے مراد خمر (انگوروں کی بنی ہوئی شراب) کے ہیں۔ اور رزق حسن سے مراد کشمش اور چھوارے ہیں۔[8] یہاں پر آگے اختلاف فقہاء ہے کہ آیا یہاں ہر خمر سے مراد نبیذ ہے یا پھر شراب ہے۔ اب جو شراب مراد لیتے ہیں وہ اس کو حرام قرار دیتے ہیں اور جو اس سے نبیذ مراد لیتے ہیں وہ اس کو حلال مشروبات میں شمار کرتے ہیں۔ غرض اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی قدرت کاملہ سے یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ اس سے اپنے منافع کی چیز خود نکالے، اب انسان پر ہے کہ وہ غذا حاصل کرکے قوّت لے یا پھر شراب پی کر عقل ضائع کرے۔ اس لیے اپنی قدرت کی نشانیوں میں سے اس کو ایک نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا:"يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ"[9]"وہ اسی پانی سے ہر قسم کے اناج، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے جس میں غور کرنے والوں کے لیے بے بیاں نشانیاں ہیں۔" اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت توحید کا مشاہدہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے کہ کس طرح سے نباتات یعنی پھلوں، اناج، پھولوں وغیرہ میں اللہ کی صفت و حکمت کارفرما ہے کہ کچھ کو مضبوط تنوں پر کھڑا کیا ہے تو کچھ کو بیلوں کی شکل میں بلند فرمایا ہے، جس کی وضاحت سورۃ الانعام کی آیت سے ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انْظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ"[10]"اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے سے ہر قسم کے نباتات اُگائے، پھر اس سے ہرے بھرے کھیت اور درخت پیدا کیے، پھر ان سے تہ بہ تہ چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کیے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں، اور انگور، زیتون اور انار کے باغ لگائے، جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور پھر ان کے پکنے کی کیفیت ذرا غور سے دیکھو، ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔" اگر اب ان درختوں میں غور کریں تو کھجور اور انگور کا پھل خوشوں کی شکل میں لٹکا ہوا ہوتا ہے، جبکہ تنے میں زیتون اور انگور کے متشابہ مضبوط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی چیزیں اُگائی ہیں، وہ رنگارنگ اور قسم قسم

کی ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نیک اور کافر کی مثال صدقہ کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال بھی انگوروں کے باغ سے دیتے ہوئے فرمایا: اللہ رب العزّت کا فرمان ہے: "وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا"[11] "اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے باغ دیے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کی بیچ بیچ میں کھیتی رکھی۔" مفسر صراط الجنان اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس میں کافر اور مسلمان مومن کی مثال دی گئی ہے کہ کافر نے اس کو اپنا باغ ہرا بھرا دکھایا اور غرور کرنے لگا تو کافر نے کہا، مجھے یقین ہے، قیامت نہ آئے گی اور اگر آ بھی گئی تو اللہ مجھے اس سے بھی بہتر اور بھی دے گا۔"[12] غرض اگر قرآنی آیات کا مطالعہ کیا جائے تو انگور کا بطور انعام، دلیل اور بطور امثال یعنی تین طرح سے تذکرہ کیا گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی مسلمانوں کے لیے بہت سی نشانیاں رکھ دی ہیں، جو غور و فکر کرنے والوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔

انگور مع نبوی تعبیرات

خالق کائنات نے انسان کو پیدا کر کے ساتھ ہی اس کی ضرورت زندگی کی تکمیل کے لیے بے شمار نعمتیں مختلف اشکال میں پیدا فرمائیں، جن میں سے ایک عظیم نعمت پھل ہیں، جن میں انسان کے لیے غذا اور شفاء ہے۔ انہی پھلوں میں ایک پھل انگور ہے جس کو "دستر خوان کا امام" کہا جاتا ہے، جس کی سحر انگیز اور پر اثر خوبیوں اور خامیوں کا ذکر حضور ﷺ نے احادیث مبارکہ میں کر کے اس کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ذیل میں حدیث کی روشنی میں انگور کی طبی و غذائی اور معاشرتی تعبیر درج ہے۔

غذائی و طبی تعبیر

انگور کھانا یعنی غذا کے طور پر استعمال کرنا سنّت رسول ﷺ ہے کیونکہ آپ ﷺ نے انگور کو تازہ اور خشک دونوں صورتوں میں تناول فرمایا ہے، جیسا کہ ایک صحابی سے روایت ہے: میں نے ایک انگور کا گچھہ پلیٹ میں رکھ کر آپ ﷺ کو پیش کیا جسے حضور ﷺ سے تناول فرمایا۔ آپ ﷺ نے صرف انگور کھایا ہی نہیں بلکہ اس کا شربت بھی یعنی نبیذ بھی نوش فرمائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ , وَبَعْدَ الْغَدِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ يُسْقَى"[13] "رسول اللہ ﷺ کے لیے منقہ بھجوایا جاتا تھا، آپ ﷺ یہ شربت روز پیتے اور بعض اوقات اس سے بھی اگلے روز بھی بقایا دوسروں کو دے دیا جاتا تھا۔" حضور ﷺ نے صرف خود ہی اس شربت کو نوش نہیں فرمایا بلکہ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کو نوش فرمانے کی تلقین فرمائی اور اس کو بنانے کا طریقہ بھی بتایا، کیونکہ اگر اس میں تھوڑی سی زیادہ دیر ہو جائے اور شراب والی خصوصیت پائی جائیں یعنی نشہ وغیرہ کا احتمال ہو جائے تو یہ حرام قرار پائے گی۔ جیسا کہ حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو معلوم ہے کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں، لیکن کس کے پاس آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول کے پاس"، پھر ہم نے عرض کیا: إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: زَبِّبُوهَا قُلْنَا: مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ؟ قَالَ: انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ، وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ، وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ، وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقُلَلِ، فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا"[14] "ہمارے یہاں انگور آتا ہے ہم اس کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے خشک کر لو، ہم نے عرض کیا اس زبیب کو کیا

کریں، فرمایا صبح کو اس کو بھگو دو، شام کو پی لو، جو شام کو بھگوئ، اس کو صبح پی لو، اور چمڑوں کے برتنوں میں اسے بھگویا کرو، مٹکو اور گھڑوں میں نہیں، کیونکہ اگر نچوڑنے میں دیر ہو گی تو وہ سرکہ ہو جائے گا۔"س طرح سے انگور کے کھانے سے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَاالعَسَلَ وَالعِنَبَ، فَنَأْكُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ"[15]"ہم غزوات کے دوران شہد اور انگور پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے اور اسے اٹھا نہ رکھتے تھے۔" ان مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انگور چاہے تازہ ہو خشک ہر حال میں افادیت کا حامل ہے اور اس میں ایسے کیمیائی اجزاء موجود ہیں جو انسانی صحت کے لیے کافی ہیں۔

100 گرام تازہ انگوروں کا کیمیائی تجزیہ

پروٹین	1.9 گرام	**شحمین**	1.5 گرام
کاربوہائیڈریٹ	83 گرام	**کیلشیم**	84 گرام
فاسفورس	18 ملی گرام	**وٹامن سی**	2.5 ملی گرام
وٹامن اے	150 گرام	**وٹامن بی**	10 ملی گرام
شکر	18٪	**رطوبت**	0.7 فیصد[16]

انگور کے دس گرام کے دانے کا کیمیائی تجزیہ:

حیاتین	7 فیصد	**تیزابیت**	4 فیصد
شکر	100 فیصد	**ایسومن**	100 فیصد
چکنائی	10 فیصد[17]		

اس کے علاوہ اس میں فولاد، چونا، پانی، سلولوز، تھائی مین، تائے سین، حیاتین الف، سوڈیم، پوٹاشیم اور آئرن بھی موجود ہیں، یہ وہ غذائیں ہیں جس کی وجہ سے انسان کی صحت بحال رہتی ہے۔اس لیے تو حضور ﷺ نے فرمایا:"**من أكل كل يوم أحد وعشرين زبيبة حمراء لم ير في جسده ما يكره**"[18]"جس نے روزانہ سرخ کے اکیس دانے کھائے وہ ان تمام بیماریوں سے محفوظ رہے گا جن سے ڈر لگتا ہے۔" حضور ﷺ نے مزید اس کی طبی افادیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:**عليكم بالزبيب فإنه يكشف المرة ويذهب بالبلغم ويشد العصب ويذهب بالعياء ويحسن الخلق ويطيب النفس ويذهب بالهم**"[19]"تمہارے فائدے کے لیے منقہ موجود ہے، یہ رنگ کو نکھارتا، بلغم نکالتا، اعصاب کو مضبوط بناتا، کمزوری کو دور کرتا، مزاج کو خوشگوار بناتا، سانس کو خوشبودار کرتا اور غم کو دور کرتا ہے۔" انگور اپنے مذکورہ بالا قیمتی غذائی اجزاء کی بدولت

زبردست غذائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی وضاحت مذکورہ بالا حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے منقیٰ کو استعمال کرتے ہوئے اوپر کے چھلکے کو اتار کر استعمال کیا جائے، کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے۔

انگور کے دیگر طبی فوائد

انگور جسم کو معتدل اور پرکشش بناتا ہے اور جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے، جگر کو قوّت دیتا ہے، حلق کے امراض کو ٹھیک کرتا ہے۔[20] مثانے کی پتھری کو خارج کرنے میں مدد دیتا ہے، اس سے متعلق محمد طارق صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: "1954ء میں ایک ڈاکٹر نے اپنے دوستوں کو کھانے کی دعوت دی جس میں انگور کے پتوں کی ڈش شامل تھی، ان کے ایک دوست نے کھائی اور اچانک ان کے گردوں میں درد شروع ہو گیا اور اچانک حیرت انگیز طور پر مثانے کی پتھری نکلی جو بہت علاج کے باوجود نہ نکلی تھی، ڈاکٹر نے کہا یہ انگور کے پتوں کا کمال ہے۔"[21] پرانی کھانسی میں مفید ہے۔ انگور کا گودا ناخنوں کو مضبوط بناتا ہے، حافظے کو قوی کرتا ہے، مرگی میں مفید ہے، خونی قے اور نکسیر کو اس کا جوشاندہ فائدہ پہنچاتا ہے، اس کا لیپ بواسیر کے خون کو بند کرتا ہے۔ اطباء قدیم کے ان مشاہدات کو دیکھیں تو حضور ﷺ نے اس کے جتنے بھی فوائد ارشاد فرمائے ان سب کی تصدیق ہو جاتی ہے، جبکہ حکماء اس سے پہلے ان کی افادیات سے ناآشنا تھے۔

معاشی و معاشرتی تعبیر

انگور صرف غذائی اور طبی ضرورت ہی پوری نہیں کرتا، بلکہ حدیث کے مطابق معاشی و معاشرتی ضرورت کو بھی پورا کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس سے صدقہ فطر ادا کیا، اپنے مہمانوں کی ضیافت بھی اسی انگور سے کی، بلکہ تحفے میں انگور بھی دیے۔ ذیل میں چند احادیث مبارکہ درج ہیں: صدقہ فطر ہر شخص صاحب اطاعت پر ادا کرنا عید سے پہلے واجب ہے۔ اب صدقہ فطر انسان پیسے دے کر، گندم، جَو یا کشمش (سوکھا انگور) دے کر ادا کر سکتا ہے۔ جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عمل رہا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ"[22] "ہم فطرہ کی زکوٰۃ ایک صاع اناج یا گیہوں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زبیب نکالا کرتے تھے۔" اس طرح ایک اور روایت ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ"[23] "نبی کریم ﷺ کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو یا ایک صاع زبیب (خشک انگور) نکالتے تھے۔" ان مذکورہ احادیث سے واضح ہے کہ صدقہ ایک معاشی اور معاشرتی دونوں ضرورتیں ہیں۔ اس کو ادا کرنے کے لیے قیمت درکار ہے۔ اور اس کا غریبوں میں دینا ایک سماجی و معاشرتی پہلو رکھتا ہے، اس طرح سے یہ معاشی و معاشرتی دونوں ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے جس کے پاس اس وقت رقم موجود نہیں اور اس کا نعم البدل ان چیزوں میں سے کشمش موجود ہے تو وہ اس سے اپنا فطرانہ ادا کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو کسی کو بطور تحفہ بھی پیش کر سکتا ہے۔ غرض مذکورہ بالا تمام وضاحت کے مطابق انگور بھی دیگر پھلوں کی طرح انسانی زندگی میں اپنا ایک الگ اور منفرد دیگر پھلوں سے مقام رکھتا ہے۔ دیگر پھلوں کی طرح ہر شعبہ زندگی میں چاہے غذائی ہو یا طبی، معاشی ہو یا معاشرتی ہر جگہ انسان کا مددگار ثابت ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو "جنتی میوہ" ہونے کا شرف بخشا ہے۔

انگور کو "کرم" کہنے کی ممانعت

حضور ﷺ نے انگور کو "کرم" کہنے سے منع فرمایا، اس کی ممانعت کا پسِ منظر ہے: زمانہ جاہلیت میں اہل عرب انگور کو "کرم" کہا کرتے تھے، کیونکہ انگور سے شراب بنتی تھی، ان کا کہنا تھا کہ اس کو پی کر آدمی میں سخاوت وہمّت اور جود و کرم کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں، لیکن جب شریعت میں شراب کو حرام قرار دیا تو آپ ﷺ نے شراب کو کرم قرار دینے سے منع فرمادیا۔ کیونکہ انگور کو اتنے عمدہ نام سے پکارنا اس کی تعریف و توصیف کی طرف بلاتا ہے، اس کی طرف دل کو رغبت دلاناہے۔ اسی سلسلے میں حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ، قَلْبُ الْمُؤْمِنِ"[24] "نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کرم نہ کہو، بے شک کرم تو مومن کا دل ہے۔" اور ایک اور جگہ بھی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ"[25] "تم انگور کو کرم نہ ہو، کیونکہ کرم مسلمان ہوتا ہے۔" اس لیے اب انگور کو "کرم" کہنا مکروہ ہے، جبکہ حضور ﷺ نے اس کو خود ہی "حبلہ" اور "عنب" کہنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ"[26] "آپ ﷺ نے فرمایا: کرم نہ ہو، عنب اور حبلہ کہو۔" حبلہ، حاؔ اور با کے زبر کے ساتھ یا حاؔ کے زبر اور با کے جزم کے ساتھ اصل میں انگور کے درخت یا ایک قول کے مطابق انگور کی جڑ یا شاخ کو کہتے ہیں۔ بعض مواقع پر مجازاً انگور کو حبلہ کہا جاتا ہے۔ حدیث مذکورہ کا بھی نتیجہ یہ ہے کہ عنب یا حبلہ کہو یا اس کے علاوہ اور نام کہیں لیکن اس کو کرم یعنی جو دوسخاوت نہ کہا جائے، کیونکہ کرم ایک ایسا لفظ ہے جو اپنے وسیع مفہوم کے اعتبار سے تمام بھلائیوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس اعتبار سے اس لفظ کا مصداق مومن اور اس کا قلب ہی ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: "إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ"[27] "تم میں سے کریم وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔"

انگور کھانے میں احتیاط

- انگور کھا کر ٹھنڈا پانی نہ پیا جائے، کیونکہ یہ استقاء، قولنج، فالج، لقوہ اور ریاحی معدے والوں کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔[28]
- کچا اور ترش انگور گلے کے لیے نقصان دہ ہے۔
- سردی کی وجہ سے سینہ خراب ہو تو انگور کے استعمال سے پرہیز کریں۔[29]
- شوگر اور گُردوں کی بیماری میں مبتلا اشخاص اس کو کھانے سے پرہیز کریں کیونکہ اس کی مٹھاس گُردوں کے افعال متاثر کرتے ہیں۔
- دوران حمل بھی اس کا استعمال کم سے کم کریں، کیونکہ اس میں کافی مقدار میں پولی فینولز ہوتا ہے جو کہ پینکریاٹک پیچیدگی کا باعث بنتا ہے اور الرجی کا سبب بنتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ جنّت کا پھل انگور اپنے میٹھے اور لذیذ ذائقے کی وجہ سے ہر ایک کا من پسند پھل ہے۔ یہاں تک کہ شارع اسلام ﷺ نے اس کو خشک، تازہ اور بطور مشروبات کے استعمال فرمایا ہے اور صحابہ کرام کو اس کے کھانے کی تلقین فرمائی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نہ صرف اس کو کھایا بلکہ مہمانوں کی اس سے ضیافت کی اور بطور تحفہ بھی دیے۔ انگور اپنی خوبیوں کی بناء پر انسانی جلد اور جسمانی صحت کے لیے بہت ہی مفید اور کارآمد ہے۔

انار(Pomegranate)

انار ایک مشہور و معروف درخت کا پھل ہے، اس کا درخت بیس فٹ اونچا ہوتا ہے، اس کا تنا چھوٹا ہوتا ہے، اس کی گولائی تین سے چار فٹ ہوتی ہے۔ اس کی چھال پیلی یا گہرے بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ ماگھ یا پاگھن میں اس کے نئے پتے نکلتے ہیں، جو کچھ لمبے نوکدار اور کچھ زرد ہوتے ہیں، اس کے پھول دو دو اُگتے ہیں۔ انار کی درمیانی لکیر دو سے ساڑھے تین انچ لمبی ہوتی ہے۔ اس کے دانے لال نوکدار اور کسی کے سفید ہوتے ہیں، کسی کسی کے دانوں میں گٹھلی ہوتی ہے اور کچھ بغیر دانوں کے ہوتے ہیں۔[30] اس کا درخت تیسرے یا چوتھے سال پھلنے لگتا ہے، لیکن پوری توانائی کے ساتھ بارہ برس بعد پھل دیتا ہے۔ یہ چالیس یا پچاس سال پھل دیتا ہے۔ اب انار کی پیداوار زیادہ تر جنوبی یورپ افریقہ، وسطی ایشیاء، بعربستان، ایران، افغانستان، جاپان، ہندوستان اور پاکستان میں ہوتی ہے۔[31]

انار کا قرآن میں تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے انار کی خوبیوں کی وجہ سے اس کا ذکر کھجور، زیتون، انگور جیسے پھلوں کے ساتھ کیا ہے جو ہر طرح کی افادیت سے مالا مال ہے۔ انار کا قرآن پاک میں 3 بار تذکرہ ہوا ہے۔ اس کے لیے "رمان" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ ذیل میں سورۃ مع آیت نمبر درج ذیل ہے:

الانعام	141،99	الرحمٰن
	68	

ذیل میں آیات مع تفسیر درج ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انْظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ"[32] "اور اسی نے اتار آسمان سے پانی پھر ہم نے اس سے اگنے والی ہر چیز نکالی اس میں سے سبز کھیتی جس سے ہم دانے نکالتے ہیں ایک پر ایک چڑھا ہوا ہے، اور کھجور کے گابھے میں سے پھل کے گچھے جھکے ہوئے اور باغ انگور کے اور زیتون کے اور انار کے آپس میں ملتے جلتے اور جدا جدا بھی دیکھو ہر درخت کے پھل کو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔" سورۃ الانعام ہی کی دوسری آیت مبارکہ میں فرمایا:"وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"[33] "اور اسی نے پیدا کیے باغ چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض باتوں میں) نہیں ملتے۔ جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو خدا کا حق بھی اس میں سے ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔" محمد سرفراز خان صفدر تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"ان آیات میں نباتات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی گواہی کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، مثلاً والرمان متشابھا

وغیر تشابہ سے مراد یہ ہے کہ انار دیکھنے میں تو ملتے جلتے ہیں، لیکن جب ان کو چکھو تو ایک کے دانے میٹھے اور دوسرے کے کھٹے، پھر کوئی موٹا ہے تو کوئی پتلا، کوئی سرخ رنگ کا ہے تو کوئی سفید ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا۔[34]
مفسر بیان القرآن مذکورہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ان آیات میں توحید کی طرف عود ہے اور اس لیے ان میں اظہار نعمت کا عنوان اختیار کیا گیا ہے جس میں قدرت خداوندی کا تذکرہ ہے کہ ہم نے زیتون اور انار کے درخت پیدا کیے جو کہ بعض انار اور بعض زیتون پھل کی شکل و مقدار ورنگ ومزہ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے، جب یہ پھل پھلتا ہے اور پھر پکتا ہے تو ان میں غور کریں تو خدا کی قدرت کا ظہور ہے۔[35] مذکورہ بالا آیات کے بارے میں تمام مفسرین کرام متفق ہیں کہ یہاں نباتات کا تذکرہ قدرت الٰہی کے ظہور کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔ ان چاروں پھلوں کا تذکرہ ایک ساتھ اس لیے ہے کہ ان میں صفاتی خوبیاں غذائی لحاظ سے کاشت کے لحاظ سے ملتی جلتی ہیں، مثلاً انگور اور کھجور دونوں کا پھل خوشوں کی شکل میں لٹکتا ہے۔ انار اور زیتون کا تنا، درخت ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوتا ہے، اس لیے ان کو ایک جگہ بیان کیا گیا ہے۔ انار کا تیسری جگہ بھی ذکر بطور نعمت اور قدرت الٰہی کو ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ"[36] "پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، ان میں میوے ہیں، کھجور اور انار۔" اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کو میوہ قرار دیا ہے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے امام بغوی لکھتے ہیں، مفسرین کے درمیان اس کے فواکہ ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا یہ دونوں میوے میں ہیں جبکہ بعض ان کو میوے میں شمار نہیں کرتے۔ آگے لکھتے ہیں کہ یہاں پر النخل اور رمان کا تذکرہ صرف اعادے کے لیے کیا گیا ہے، حالانکہ یہ دونوں تفصیل و تخصیص کے ساتھ فواکہ میں سے ہیں۔[37] جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ"[38] "جو کوئی اللہ کا اور فرشتوں اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل ومیکائیل کا دشمن ہے، پس اللہ کافروں کا دشمن ہے۔" بالکل اسی سے ملتا جلتا قول عبد اللہ نسفی صاحب مدارک نے صاحبین سے نقل کیا ہے۔ یہاں فاکھۃ پر عطف اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں افضل ترین (پھل / میوے) ہیں، گویا یہ الگ جنس ہیں، اس لیے ان کو اعلیٰ مقام حاصل ہے، جیسا کہ ارشاد ربّانی ہے: "جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ"[39] امام ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ فواکہ میں سے نہیں ہیں، کیونکہ یہاں پر عطف کیا جارہا ہے (جو تغایر کو چاہتا ہے) اور دوسری وجہ یہ ہے کھجور پھل اور کھانا دونوں ہیں اور انار پھل اور دوا ہے۔ اس لیے یہ دونوں خالص میوے نہ ہوئے۔[40] مذکورہ بالا تمام آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انار ایک پھل ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں، خواہ وہ شکل و صورت اور ذائقے میں ایک دوسرے سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔ طبی خواص کے لحاظ سے وہ یکساں ہیں اور طبی افادیت کے لحاظ سے دوسرے پھلوں کی طرح انسانی صحت کے لیے فائدہ مند ہیں اور انعام خداوندی میں سے ایک نعمت ہیں جس کا انکار ناممکن ہے۔

انار مع نبوی تعبیرات

انار بمطابق حدیث ایک جنتی پھل ہے۔ جس کا پھلوں میں "شاہی پھل" کے طور پر ذکر ہوتا ہے۔ جس کی غذائی و طبی افادیت کو حضور ﷺ نے بیان فرمایا ہے، ذیل میں اس سے متعلق احادیث درج ہیں:

غذائی و طبی تعبیر

انار اور بیماری کا ہمیشہ سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ اس لیے محاورہ بھی مشہور ہے "ایک انار سو بیمار" جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ انار کی غذائی و طبی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے شفیع المذنبین ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **"عليكم بالرمان، فكلوه بشحمه فإنه دباغ المعدة"**[41] "انار کھاؤ تو اس کے چھلکے سمیت کھاؤ کیونکہ وہ معدہ کو رنگتا ہے۔" اس حدیث مبارکہ میں لفظ "شحم" استعمال ہوا ہے، جس کے معنی چھلکے کے ہوئے ہیں، اس بارے میں محدثین کہتے ہیں کہ یہ اندرونی شحم یعنی باریک جھلی مراد ہے۔ جس کے کھانے کی وجہ سے معدے کو طاقت ملتی ہے، اس حدیث پر عمل کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ انار کھانے سے انسان اپنے پیٹ سے طیفی کیڑے بھی نکال دے گا۔ اس طرح کی ایک روایت امام احمد بن حنبل بھی نقل کرتے ہیں: **"رِبْعِيَّةُ ابْنَةُ عِيَاضٍ الْكِلَابِيَّةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ"**[42] "ربیعہ بنت عیاض کلابیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا: انار اس کی جھلی سمیت کھاؤ یہ معدے کے لیے ایسے ہی ہے جس طرح چمڑا رنگنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔" اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معدے کے لیے نسخہ انار سے بیان فرمایا ہے جو کہ بہت مفید ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ ہے: **"عن مرجانة قالت: رأيت عليا يأكل رمانا فرأيته يتتبع ما يسقط منه ويأكله."** "هب"[43] "مرجانہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میں نے انار کھاتے ہوئے دیکھا، آپ اس کے گرتے دانوں کو تلاش کر رہے تھے اور کھا رہے تھے۔ مذکورہ بالا تمام مرویات میں انار کے تمام فوائد طب بیان کیے گئے، اگر ہم اس کا کیمیائی تجزیہ کریں تو یہ واقع انسانی صحت کے لیے کارآمد ہے۔

ایک سو گرام انار کے کیمیائی اجزاء

پروٹین	0.2فیصد	چکنائی	0.15فیصد
کلوریز	48فیصد	سوڈیم	1.1فیصد
کیلشیم	2.9فیصد	میگنیشیم	3.1فیصد
فاسفورس	7.5فیصد	گندھک	4.2فیصد
کاپر (تانبہ)	0.07فیصد	کاربوہائیڈریٹس	116فیصد
کلورائیڈز	52.5فیصد	پوٹاشیم	2.4فیصد

یہاں تک کہ اس پھل کی چھال، پھول، جڑیں، پھل کا چھلکا اور پھل کے دانے سب کچھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ان سب میں بھی مختلف اجزاء مثلاً درخت کی چھال اور چھلکے میں Tannic acid 22ء625فیصد، جڑ میں Punico Temic acid

2.625 فیصد پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں Monnite Poctin اور الکلائیڈ جیسے مرکبات بھی موجود ہیں، ان مرکبات کی وجہ سے ہی یہ بہت سی بیماریوں کی بہترین دوا ہے، مثلاً دل کی پرانی بیماریوں کو آرام دیتا ہے۔ قے کو روکتا اور اسہال کو بند کرتا ہے۔ جن لوگوں کا رنگ زرد یا معدے کی خرابی کی وجہ سے ہونٹوں پر سفیدی آگئی ہو ان کے لیے انار مفید ہے۔[44] انار کی چھال وغیرہ کے علاوہ اس کا شربت بھی معدے کے لیے مفید ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كلوا الرمان، فإنه ليس فيها من حبة إلا وفيها من ماء الجنة، وليس فيها من حبة تقع المعدة إلا أنارت القلب وأحرست الشياطين أربعين ليلة"[45] "انار کھایا کرو کیونکہ اس کے ہر دانے میں جنّت کا پانی ہے، اس کا جو دانہ معدے میں داخل ہوتا ہے وہ دل کو منور کرتا اور چالیس دن رات شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔"

دیگر طبی فوائد

انار قدرت کا شاندار تحفہ ہے، اس کی چھال، چھلکا، جڑ، یہاں تک کہ تنا اور پتیاں سب کچھ کارآمد ہیں۔ بمطابق فرمان نبوی ﷺ جنّت کا پھل ہے۔

انار اور احتیاط

- ❖ انار کا پھل کاٹنے کے بعد فوراً استعمال کر لینا چاہیئے، کیونکہ اس کے بیج بہت جلد اپنی رنگت کھونے لگتے ہیں۔ انار کھاتے ہوئے سگریٹ نوشی نہیں کرنی چاہیئے، جدید ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سے انتڑیوں پڑ برے اثرات مرتّب ہوتے ہیں اور اپنڈکس کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔
- ❖ کمزور دانتوں کے مالک افراد اس کا اکیلا رس استعمال نہ کریں، اس کے ساتھ کسی اور پھل یا سبزی کا رس شامل کر کے پیئیں، ورنہ صرف انار کا رس دانتوں کے لیے نقصان دہ ہے۔
- ❖ لو بلڈ پریشر والے اس کو کھانے سے پرہیز کریں، ورنہ لو بلڈ پریشر میں استعمال کرنے سے بڑا نکسن کا شکار ہو سکتے ہیں۔
- ❖ جن لوگوں کو ہاضمے کا مسئلہ ہے وہ بھی انار نہ کھائیں، اس کا اثر ٹھنڈا ہوتا ہے جس سے کھانا ہضم ہونے میں مشکل ہوتی ہے۔

بیری

ایک خاردار درخت کا پھل ہے جس کو "غریبوں کا سیب" کہا جاتا ہے۔ اس کا درخت تیس سے پچاس فٹ اونچا ہوتا ہے، اس کا تنا چھوٹا کھڑا، مگر سیدھا نہیں ہوتا، اس کی گولائی چھ سے آٹھ اور کبھی کبھی دس فٹ کی ہوتی ہے۔ اس کی بہت سی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں، اس کی کھال آدھا انچ موٹی، بھوری اور اکثر کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس میں چھوٹی چھوٹی دراڑیں بنی ہوتی ہیں جو چھال کے پار نکل جاتی ہیں۔ پھاگن و چیت میں اس کے پرانے پتے گر جاتے ہیں، ساڑھ ساون میں اس کے نئے پتّے نکلتے ہیں۔ مگسر اور پھاگن (فروری و مارچ) میں اس کے پھل پکتے ہیں، اس کی ٹہنیوں میں چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہیں، اس کے پتّے اوپر کی طرف سے اکثر گہرے ہرے رنگ کے اور چکنے ہوتے ہیں، اس کے پھول ہرے پیلے رنگ کے ہوتے ہیں، جن پر پھل لگتا ہے، یہ پھل گول اور لمبا ہوتا ہے۔ کچا پھل ہرا اور پکنے پر زرد رنگ یا نارنجی یا لال رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں اگر سیب کے درخت کی قلم لگا دی جائے تو زرد پھل بھی شیریں ہوتا ہے۔ بیر کی چند اقسام ایسی بھی ہیں جن کو خشک کر کے کھایا جاتا

ہے، خصوصا وہ بیر جو بغیر بیج کے ہوتے ہیں ان کو Dry date کہتے ہیں۔[46] عصر حاضر میں بیر چین، افغانستان، شمالی افریقہ، ایران، فلسطین، فرانس، سپین، ہندوستان، پاکستان اور سعودی عرب میں اگتے ہیں۔

قرآن میں بیری کا تذکرہ

قرآن میں بیری کا تذکرہ تین بار ہوا ہے، اس کے لیے لفظ "سدرہ"[47] استعمال کیا گیا ہے۔ ذیل میں سورۃ مع آیت نمبر درج ہے۔

سبا	16	النجم	16،14	الواقعہ	28

قرآن حکیم میں سدرہ کا ذکر چار بار ہوا ہے۔ ان چاروں حوالوں میں ایک حوالہ کا تعلق سرزمین سبا سے ہے، دوسرا حوالہ آسمانوں کی سرحدوں سے متعلق ہے، جبکہ آخری حوالے میں جنّت کے نباتات کے بیان میں ہیں۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ سدرہ سے بیری مراد نہیں، ایک عمدہ درخت ہے جو بیری کے مشابہ ہو گا۔[48] تو اردو، انگریزی اور تقریبا عربی تفاسیر میں بھی سدرہ سے بیری کا درخت ہی مفسرین نے مراد لیا ہے اور اپنے تراجم و تفاسیر میں بیری کے درخت کا ذکر کیا ہے۔ لغات میں بھی سدرہ کے معنیٰ بیری کے بیان کیے گئے ہیں۔ جیسے کی علی محمد انوار البیان فی حل لغات القرآن میں "وشیئ من سدر قلیل" کے معنیٰ "اور جس میں تھوڑے سے درخت بیری کے تھے" کے کیے ہیں۔[49] صاحب منتخب لغات القرآن میں "سدرہ" کے معنیٰ "بیری کے درخت" کے کرتے ہیں۔[50] محمد عبد الرشید نعمانی تینوں الفاظ جو سدرہ استعمال ہوئے ہیں، اس کے معنیٰ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں: ارشاد ہوتا ہے: "واثل وشیئ من سدر قلیل"، "اور جھاؤ اور کچھ بیر تھوڑے سے" چونکہ اس کے کانٹے جھاڑ کر اس کے ذریعہ سے سایہ حاصل کیا جاتا ہے، اس لیے دوسری جگہ ارشاد ہوا "سدر مخضود" بیری کے درختوں میں جن میں کانٹا نہیں ہے میں یہ جنّت کے سایہ اور اس کی مثال قرار دیا گیا کہ سایہ حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔ سدرہ بیری کا درخت واحد ہے، سدرُ جمع ہے، گویا سدرۃ المنتہیٰ یعنی پرے حد کی بیری۔[51] اس طرح سے مولانا شہید الدین بناری لکھتے ہیں: "سدْر بیر کا درخت اسم جمع (واحد سدرۃ ہے) اور سِدَرۃ بیر کا درخت (اسم واحد) جمع سدر ہے۔[52] امام راغب اصفہانی مذکورہ بالا تمام معانی سے واضح اور جامع طور پر سدرہ کے معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "السِدر بیری کا درخت جس کا پھل بہت کم غذائیت کا کام دیتا ہے، اسی بناء پر قرآن حکیم میں ارشاد ہے: "واثل وشیئ من سدر قلیل"، "اور جن میں کچھ جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں" اسے بے کانٹا کر کے اس سے سایہ حاصل کیا جاتا ہے، اس لیے اسے جنّت کے آرام اور اس کی نعمتوں کے لیے بطور مثال ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا: فی سدر مخضود یعنی بے خار کی بیریوں میں ہوں گے، کیونکہ ایسا درخت بہت سایہ دار ہوتا ہے اور فرمایا: "اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ"، "جبکہ اس پر چھار ہا تھا جو چھار ہا تھا" میں السدرہ میں اس مقام کی طرف اشارہ ہے جہاں حضور ﷺ کو بھاری انعامات سے خاص طور پر نوازا گیا جس کے نیچے حضور ﷺ نے بیعت رضوان لی تھی اور وہاں اللہ تعالیٰ نے مومنین پر سکینت الٰہیہ نازل فرمائی تھی۔"[53] مذکورہ بالا تمام وضاحت سے معلوم ہوا کہ سدرۃ سے مراد بیری کا درخت ہے لیکن جو بیری جنّت میں ہو گی وہ بیری بغیر کانٹوں کے ہو گی، جبکہ دنیا میں کانٹے اور بغیر کانٹے دونوں طرح کی بیریاں موجود ہیں، لیکن جنتی بیری کس نوعیت کی ہو گی اس کی حقیقت کو اللہ ہی جانتا ہے۔

بیری مع نبوی تعبیرات

احادیث مبارکہ میں بیری کا ذکر بطور پھل، جنّت میں ملنے والے میوے اور غسل میّت کے سلسلے میں اس کے پتوں کی افادیت اور معراج کے واقعے میں اس کا تذکرہ ملتاہے۔ ذیل میں ان سب کی تفسیر درج ہے۔

غذائی تعبیر

بیر جنتی پھل ہے جو جنتیوں کو جنّت میں بطور غذا دیا جائے گا جس کے پھلوں کی ماہیت کو حضور ﷺ نے کچھ اس طرح بیان فرمایاہے:"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: "رُفِعَتْ لِي سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ"[54]"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مالک بن صعصعہ سے روایت کیاہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک بلند لے جایا گیاتو کیا دیکھا کہ اس کے پھل مٹکوں سے بھی بڑے بڑے تھے اور اس کے پتّے ہاتھی کے کانوں سے بھی بڑے بڑے تھے۔" مذکورہ بالا حدیث کے مطابق جنّتی بیر دنیاوی بیر سے بہت بڑے ہوں گے، جن کا ذائقہ شیریں اور عمدہ ہو گا، جس کا انسان دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ غذائی لحاظ سے اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ پہلا انسان جب زمین پر آیا تو پھلوں میں سے سب سے پہلا پھل بیر کھایا۔ امام ابو نعیم کتاب الطب النبوی میں ایک مرفوع روایت بیان کرتے ہیں:"عَن ابن عباس قال: لما أهبط آدم عليه السلام إلى الأرض كان أول شيء أكل من ثمارها النبق"[55]"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جنّت سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تو آپ علیہ السلام نے زمین کے پھلوں میں سے سب سے پہلا جو پھل کھایا وہ بیر تھا۔" بیر کا پھل غذائیت سے بھرپور ہے، اس لیے انسان کو زمین پر سب سے پہلے یہی پھل کھلایا گیا۔ اس میں کیلشیم، فاسفورس، آئرن، پروٹین، کاربوہائیڈریٹ، فولاد، وٹامن اے، بی، سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی غذائی اہمیت کا اندازہ پھل کے درج ذیل کیمیائی تجزیہ سے کیا جاسکتا ہے:

گودا	100 گرام	پانی	85.9 گرام
کاربوہائیڈریٹ / نشاستہ	20.8 گرام	پروٹین	0.8 گرام
چکنائی	0.1 گرام	لحمیات	0.4 گرام

یہ تمام کیمیائی اجزاء ایک بیر کے دانے میں پائے جاتے ہیں۔[56]

اس میں موجود وٹامنز ہڈیوں، دانتوں، جلد، مسلز کی نشوونما اور زخموں کے بھرنے کے اصول میں اہم کردار اداکرتے ہیں۔ پروٹی جسم کو طاقت (Energy) پہنچاتی ہے۔ فولاد آکسیجن کو جسم کے مختلف حصوں میں پہنچانے کا کردار ادا کرتا ہے۔

مذہبی تعبیر

واقعہ معراج مذہبی لحاظ سے جو مسلمانوں کے لیے بہت اہمیت رکھتاہے اس میں بیری کا ذکر خصوصیت کا حامل ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام معراج کی رات شفیع المذنبین خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ گئے، یہیں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضور ﷺ نے ان کی اصلی حالت میں دیکھا۔ اس درخت کے آگے سے رسول اللہ ﷺ نے تنہا

سفر فرمایا اور اسی مقام پر حضور ﷺ کو پانچ نمازوں کا تحفہ عطاء ہوا، اس کے علاوہ سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور دعائے شفاعت بھی عطاء ہوئی کہ آپ ﷺ کے ہر امّتی کو بخش دیا جائے گا، جن کو بیان کرتے ہوئے حضرت صعصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:"وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ المُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلاَلُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا، كَأَنَّهُ آذَانُ الفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا البَاطِنَانِ: فَفِي الجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً"[57]"پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہٰی کیا گیا اس کے پھل حجر کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں جیسے تھے، اس کی جڑ میں چار نہریں تھیں، دو باطنی اور دو ظاہری، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تو کہا باطنی نہریں جنّت کی نہریں ہیں اور ظاہری نہریں نیل و فرات ہیں، پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔"مزید فرماتے ہیں:"فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا، الْمُقْحِمَاتُ"[58]"پھر رسول اللہ ﷺ کو وہاں تین چیزیں دی گئیں ایک تو پانچ نمازیں، دوسری سورۃ البقرہ کی اخیر آیتیں تیسر اللہ تعالیٰ نے بخش دیا آپ کی امّت میں اس شخص کو جو شرک نہ کرے۔"مذکورہ بالا احادیث میں بیان کردہ تمام وجوہات کی بناء پر مذہبی لحاظ سے بیری کا درخت بہت اہم ہے کیونکہ مسلمانوں کو یہاں سے تین اہم کنز عطاء ہوئے جو ان کی اخروی زندگی میں بخشش کا ساماں ہیں۔

معاشرتی تعبیر

نبی کریم ﷺ نے بیر کو لذیذ پھل قرار دینے اور اور اسے جنّت کا میوہ ہونے کی حیثیت سے اہمیت عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ اس کے پتوں کو صفائی کے لیے منفرد قرار دیا ہے۔ جب کوئی مسلمان اسلام لاتا ہے تو اس کو پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے بیری کے پتّوں کے ساتھ حضور ﷺ نے نہانے کی تاکید فرمائی کیونکہ یہ گندگی کو دور کرتے ہیں، اسی سلسلے میں حلیفہ بن حصین اپنے دادا قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہیں:"أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ"[59]"میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، میں اسلام قبول کرنا چاہتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں غسل کروں اور پانی میں بیری کے پتّے ملے ہوئے ہوں۔" آپ ﷺ نے صرف قبول اسلام کے وقت ہی نہیں بلکہ جب کوئی مسلمان وفات پاتا ہے تو اسے اللہ کے سپرد کرنے سے پہلے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اس کے جسم سے ہر طرح کی غلاظت نہلا کر دور کرواتے ہیں۔ اسے وضو کروا کر صاف کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جاتا ہے۔ جسمانی صفائی کے عمل کے لیے گویا بیری کے پتّوں کو بہترین قرار دیا ہے، اس لیے حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو بیری کے پتّوں سے غسل دینے کی تاکید فرمائی۔ حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:"تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ"[60]"نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی فوت ہو گئی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔" اس طرح بیری کے پتّوں سے غسل دینے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ ہم سب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ محرم (یعنی احرام کی حالت میں) تھا:"فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي

ثَوْبَيْنِ "[61]" نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور کفن کے لیے دو کپڑے پہناؤ۔" نبی کریم ﷺ نے بیری کے پتّوں غسل کے بہترین قرار دیا ہے، نہ صرف غسل کے لیے بلکہ آپ ﷺ نے حیض والے کپڑے بھی اس سے دھونے کی تاکید فرمائی۔ حضرت امّ قیس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:"سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ: «حُكِّيهِ بِضِلْعٍ، وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ "[62]" میں نے رسول اللہ ﷺ سے خون حیض کے متعلق دریافت کیا جو کہ کپڑے پر لگ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے کسی لکڑی سے اکھیڑ و پھر بیری کے پتّے ملے پانی سے دھوڈالو۔" بیری کے پتّوں سے نہ صرف کپڑے اور جسم صاف ہوتا ہے بلکہ اس سے بال بھی عمدہ طریقے سے صاف ہوتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے استعمال سے بال لمبے، چمکدار اور ملائم ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے عدّت والی عورت اس کے استعمال کی تاکید فرمائی۔ حکیم بنت اسید اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے شوہر فوت ہوگئے تو آپ ﷺ نے خوشبو والی چیز اور مہندی کے ساتھ کنگھی نہ کرنے کی تاکید فرمائی، انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر میں کس سے کنگھی کروں؟ "قَالَ: بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ "[63]" آپ ﷺ نے فرمایا: بیری کے پتّوں سے، اسے اپنے سر پر چپڑ لیا کرو (بعد میں دھوڈالو)۔" مذکورہ بالا حدیث سے ہم اس نتیجے پر آسانی سے پہنچ سکتے ہیں کہ بیری کے پتّے بھی قدرت کی جانب سے انسان کے لیے کسی تحفے سے کم نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹروں نے بیری کے پتّوں کو جراثیم کش قرار دیا ہے اور جلدی بیماریوں سے بچنے کے لیے اکثر اوقات گھر کے بڑے بوڑھوں کی جانب سے بیری کے پتّوں سے غسل کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ بیری کے پتّوں سے جب میّت کو غسل دیا جاتا ہے تو ان کا جسم نرم ہو جاتا ہے اور کیڑے مکوڑوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

دیگر معاشرتی فوائد

بیر کی لکڑی، پھل اور پتّے ہر چیز کارآمد اور مفید ہے۔

1۔ اس کی لکڑی چارپائی کی ٹانگیں، کشتی کے سرے، زرعی آلات، گھریلو استعمال کی چیزیں، کھلونے بنانے اور بطور ایندھن کے کام آتی ہے۔

2۔ بیری کے پتّے مویشیوں مثلاً بکری، اونٹ اور بھیڑ وغیرہ کے لیے بہترین چارہ ہیں اور اس کے علاوہ علاج کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

3۔ اس کے پھل سے شہد کی مکھیاں شہد اکٹھا کرتی ہیں، اس کے علاوہ بخار، پھیپھڑوں کی تکلیف اور بدہضمی کو دور کرتا ہے۔[64]

بیری کو کاٹنے کی ممانعت

بیری کا درخت اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اس کو بلاوجہ کاٹنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ "[65]" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیری کا درخت کاٹا اللہ اس کے سر کو جہنم میں اُلٹا لٹکائے گا۔" امام داؤد سے ہی اس حدیث کی توضیح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد جنگل میں لگی بیری کا درخت ہے جو آنے جانے والے مسافروں اور جانوروں کے لیے سائے کا کام دیتا ہو اور کوئی شخص اس کو بے مقصد ظلم سے کاٹ ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں الٹا لٹکائے گا۔ یہی بات درست بھی ہے، اس کی وضاحت ایک اور روایت سے اس طرح ہوتی ہے۔ حضرت حسان بن ابراہیم کہتے ہیں:"سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ: " أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ

كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ"[66] میں نے ہشام بن عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ بیری کا کاٹنا کیسا ہے؟ جبکہ وہ اپنے والد عروہ کے محل کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ تو انہوں نے کہا: کیا تم یہ دروازے اور چوکھٹیں دیکھ رہے ہو؟ یہ عروہ کی بیریوں سے بنائے گئے ہیں اور عروہ انہیں اپنی زمین سے کاٹ لیا کرتے تھے اور کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔"

اس حدیث سے واضح ہے کہ بیری کا درخت ضرورت کے لیے کاٹنا جائز ہے۔ اگر کسی کو درخت سے تکلیف نہیں پہنچتی اور ضرورت بھی نہیں ہے تو پھر اس کو کاٹنے سے گریز کریں۔

احتیاط

بیری کے پھل کو زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے، اس سے کھانسی زیادہ ہوتی ہے اور کچے بیری کے پھل کو کھانے سے بھی گریز کرنا چاہیئے۔[67]

خلاصہ بحث

پھل کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں پھلوں کو لوگ پرانے زمانے ہی سے استعمال کر رہے ہیں جن میں انگور انار اور بیر بھی شامل ہیں جو بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ اسی لئے آج کے زمانے بھی بہت سے ممالک باغبانی کے شعبے کو ترقی دینے کے لئے کوشاں ہیں اور کئی یورپین ممالک اس میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ کیونکہ پھل انسانی صحت کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پھلوں کے بارے میں درج بالا تحقیقات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ مذکورہ بالا تمام پھل اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ خزانوں میں عظیم خزانہ ہیں۔ حضور ﷺ نے قدرت کے ان انمول خزانوں میں ایسا تجزیہ بیان فرمایا کہ ان کے طبی وغذائی خواص و فوائد بیان کیے اور معاشی و معاشرتی طور پر اس کے استفادہ کے اصول و طریقے بتائے، مثلاً انار کا جھلی کے ساتھ کھانے کی تاکید کہ یہ ہمارے معدے کو محفوظ رکھتا ہے، بیری کے پتوں سے غسل کرنا اور انگور کے باغات تحائف میں دے کر عمدہ تربیت فرمائی۔ اب مسلمانوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ پھلوں کا ہر طرح سے استعمال کریں اور ان میں چھپے خصائص سے استفادہ کریں۔

References

[1] Faroqi, Dr. Muhammad Iqtdar Hussian Faroqi, Quran K Poude, (Lahore: Alfaisal Nashran O Tajran, July 2014), 62,72

[2] Aljozi, Abu AbdulAllah Ibn e Qayyam, Tibb e Nabwi, (Karachi:Daar Ishat,2002), 430

[3] Muhammad Haroon Muawiya, Khoorak Nabwi or Jadeed Science, (Karachi: Daar Ishat, Feb 2009), 239

[4]Al-Asra, 17:91

[5]Al-Baqarah, 2:266

[6]Al-Naba, 78:31 to 33

[7]Al-Nahal, 16:67

[8]Alafreeqi, Muhammad Bin Mukram Bin Ali, Lisaan ul Arab, (Beroot: Daar Sadir, 405H), 4: 372,374

[9]Al-Nahal, 16:11

[10]Al-Anam, 6:99

[11]Al-Kahaf, 18:32

[12]Qadri, Abu Saleh Muhammad Qasim, Sirat ul Jinan Fi Tafseer Alquran, (Karachi: Maktaba Almdina, Fizan e Madina, 2013), 5:566.

[13]Altibrani, Suleman Bin Ahmad Bin Ayyoub, Almujam Alkabeer, (Alqahirah:Maktabh Ibn e Taimaya), Hadees No:12624
[14]Abu Dawood, Suleman Bin Ashas, Sunan Abi Dawood, (Beroot:Almaktaba Alasria Saida), Hadees No:3710
[15]Albukhari, Abu Abdul Allah Muhammad Bin Ismaeel, Aljame Alssahih, (Daar Touq Alnnijat, 1422H), Hadees No:3154
[16]Hakeem Hari Chandar Multani, Pak O Hind ki Jari Botiyon ka Encyclopedia, (Lahore: Malik Book Dipo, 2010), 168۔
[17]Muhammad Haroon Muawiya, Khoorak Nabwi or Jadeed Science, (Karachi: Daar Ishat, Feb 2009), 244
[18]Al-Asfahani, Abu Naeem Ahman bin AbduAllah, Alttib Alnabwi, (Daar Ibn e Hazam, 1st adition 2006), Hadees No:813
[19]Abu Naeem Alasfahani, Tibb e Nabwi, Hadees No:319
[20]Abu Bilal Ilyas Attar Qadri, Mahnama, Fezan e Madina, Angoor or Methi, (Karachi: Maktaba Bab ul Madinah, Zilhaj 1438H/Sep 2017), 31, 32.
[21]Muhammad Tariq Mahmood Majzobi Chughtai, Angoor k Paton se Pathri ka Ilaj, Roznama Jahan Pakistan, Jild 3, (23Rabi ul Sani, 1436H/2 Feb 2015, 22 Sakh), 34
[22]Albukhari, Aljme Alssahih, Hadees No:1506
[23]Albukhari, Aljme Alssahih, Hadees No:1508
[24]Almuslim, Aljame Alassahih, Hadees No:2247
[25]Almuslim, Aljame Alassahih, Hadees No:2247
[26]Almuslim, Aljame Alassahih, Hadees No:2248
[27]Al-Hujrat, 49:13
[28]Hakeem AbdulAllah, Phalon sy Ilaj, (Dehli: Maktabt ul Hasanat, 1st adition June 1982, 6th adaition 1984), 29
[29]Muhammad Bilal Ilyas Qadri, Mahnama Faiazan, 31
[30]Ehtasahm ul Haq Qureshi, Ilaj Bazariya Ghiza, (Lahore: Khiyam Publishers, 1st adition 2001), 160
[31]Hakeem Ram Lbhaya, Kitab ul Mfradat Almaroof Byan al Adwiya, (Lahore: Idara Matboata Sulemani, Feb 2013), 44
[32]Al-Anam, 6:99
[33]Al-Anam, 6:141
[34]Muhammad Sarfraz Khan Safdar, Tafseer Zakheerat ul Jinan Fi Fahmi ul Quran, (Gojranwala: Luqamn Meer and Brothers, 3rd adtion 2013), 221, 307۔
[35]Muhammad Ashraf Ali Thanwi, Tafseer Bayan ul Quran, (Lahore: Maktaba Rahmaniya), 1:579
[36]Al-Rahman, 55:67, 68
[37]Muhammad Hussain Bin Masood Baghwi, Tafseer Baghwi Almaroof Malim u Tanzeel, (Multan: Idara Taleefat e ashrafia, Ramzan ul Mubarak, 1436H), 6:188
[38]Al-Baqarah, 2:98
[39]Al-Baqarah, 2:98
[40]AbulBarakat AbdulAllah Ahmad Bni Masood Nasfi, Tafseer Mdarik Alnasfi Almaroof Madariku Tnzeel Whqaiqu Taweel, (Mutarjim) Molana ShamsuDin, (Lahore: Maktabat ul Ilm), 3:763
[41]Ali Muttaqi bin Hassam, Kanzul Ummal fi Sunan il Aqwal Walafal, Hadees N0:38322

[42]Al-Shebani, Abu AbdulAllah Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, (Mosasat u Risala, 1st adition 1421H/2001), Hadees No:23237
[43]Ali Muttaqi bin Hassam, Kanzul Ummal fi Sunan il Aqwal Walafal, Hadees N0:38323
[44]Hakeem Muzafar Hussain, Kitab ul Mufradat Almaroof Bihi Khwas Aladwiya Btarz e Jadeed, (Lahore: Sheikh Ghulam and Sons, 1992), 91.92
[45]Ali Muttaqi bin Hassam, Kanzul Ummal fi Sunan il Aqwal Walafal, Hadees N0:38319
[46]Najm ul Ghani, Allama, Khzain ul Adwiya, (New Dehli: Daar ul Kutub Shifa, Sep 1959), 2:270
[47]Saba, 34:16
[48]Hqani, Abu Muhammad Abdul Haq, Tafsee Fath ul Mannan Almashhoor Bihi Tafeer e Hqani, (Alfaisal Nashran o Tajran, Oct 2009), 7:31
[49]Ali Muhammad, Anwar ul Bayan Fi Hal Lughat ul Quran, (Lahore: Maktaba Sayyad Ahmad Shaheed), 3:45
[50]Muhamad Naseem Mufti, Muntakhib Lughat ul Quran, (Daar ul Huda, July 2005), 2:407
[51]Muhammad Abd ur Rasheed Noumani, Lughat ul Quran, (Daar ul Ishat, April 2007), 3:198
[52]Shaheed u Deen Bnari, Molana, Asan Lughat ul Quran, (Lahore: Hadees Publications), 3:202۔
[53]Alasfhani, Raghib Hussian, Imam, Mufradat ul Quran, (Mutarjim) Muhammad Abdah, (Lahore: Islami Acadmy Urdu Bazar), 2:493
[54]Albusti, Muhammad Bin Haban, Alehsan Fi Taqreeb Sahih Ibn e Haban, (Beroot: Mosasat u Risala, 1st adition 1408H/1988), Hadees No:7415
[55]Abu Naeem Asfahani, Tib e Nabwi, Hadees No:805
[56]Saeed Ahmad, Dr. Muhammad Amjad, Muhammad Jafir, Bair ki Kaasht or unki Aqsam, (FaiaslaAbad: Jamia Zariay), 6
[57]Albukhari, Aljme Alssahih, Hadees No:3207
[58]Alnishapuri, Muslim Bin Hajjaj, Aljame Alssahih, (Beroot: Daar Ahya e Turas Alarbi), Hadees No:173
[59]Abu Dawood, Alsunan, Hadees No:355
[60]Albukhari, Aljme Alssahih, Hadees No:1258
[61]Albukhari, Aljme Alssahih, Hadees No:1267
[62]Abu Dawood, Alssunan, Hadees No:363
[63]Abu Dawood, Alssunan, Hadees No:2305
[64]Dr.Muhammad Saeed, Muhammad Amjad, Bair Ki Kaasht or Unki Aqsam, 6
[65]Abu Dawood, Alssunan, Hadees No:5239
[66]Abu Dawood, Alssunan, Hadees No:5241
[67]Hakeem Hari Chandar Multani, Pak O Hind ki Jari Bootiyon Ka Encyclopedia, 319.